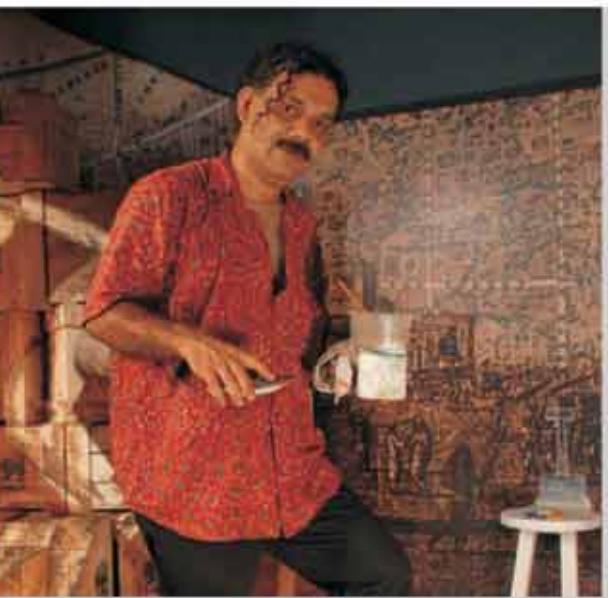


**ایک ایسا آرٹسٹ جسے شاید گفتگو پسند نہیں
لیکن اس کافن خود بولتا ہے۔**

وہی ہے جس کو یکختہ والاتھیت کرتا ہے، بخوبی میں پیدا ہونے والے یہ ۲۳ سالہ آرٹسٹ ہر یہ کہتے ہیں کہ "یہ لازماً ہی نہیں ہوتا جس سے اس کو بنایا جاتا ہے۔" پھر دارک کر بڑی دبی ہوئی آواز میں ہوشکل ہی سے نتائی دیتی تھی، اپنے فلسفے کی مضاحت کرتے ہیں۔ اسی وقت وہ سماں سے بہنے ہوئے ایک انسانی سر کی توک پاک درست کر رہے تھے جس کے گرد ایک زب نبی ہوئی تھی۔ پہلی نظر میں توہہ اشتراری دھرمی حلوم ہوتا تھا جو کسی سنگ تراشی کا نمونہ ہوتے کے سجائے کسی اشتراری بورڈ پر لگایا جاتے والا ہو جکن کوئی اس پر فوکرے اور ان کی سوچ کو کچھے توہہ زپ صنعتی تھیں اور یا ٹکوں کا استغفار ہے۔ ۱۹۰۸ صدی کے انگریزی گیت ہے جسے ہر یہ پلاٹک کے بورڈوں پر پھیپھیتے ہیں اور پوری جامالت کا ایک گدھا جو کوئین مہد کے کروٹیا کاری میں پٹنا ہوا پہنچتا ہے دھلے دھلائے ان کی طرف کھلی فھاشیں دیکھ رہا ہے۔ یہ ٹکلت کے

چھترپتی دقة بندشوں سے آزاد

رومانا گپتا



مشافات میں بروئی پور میں آرٹسٹوں کے لئے ایک رہائشی اسٹاؤ ہے جہاں وہ گھنیوں سے قیام پڑ رہے تھے اور اگست تھرے ۲۰۰۷ میں اکر پاکر گلری میں ایک شو کی تیاریوں میں معروف تھے۔

پیٹنگ، سنگ تراشی، فونو گرافی، ملٹی میڈیا، پیٹنگ، ٹکوں کے نوجوں اور مختلف چیزوں سے بہنے اکھاڑکر کجی ہیں جو لازماً کسی ظاہری خوبصورتی کی بارپنیں ہیں بلکہ ایک گھرے طواری خیال مذاق کے طور پر ہیں۔ ہنبوں نے سطح کیوں کی حدود کو توڑ دیا ہے اور کسی آرٹ کے روں کو اس طرف دریافت کیا ہے جس سے اس کی گلری مددیوں کا انتہا رہتا ہے۔ ہنبوں نے "بون مل اسٹریٹ" میں تھیم یا فن تشكیل اور فروکی آزادی کو پیش کیا ہے جسے ہنبوں نے ایک سال قبلاً کوکاٹ کے برائیہ آف آرٹ ایڈیٹرگر میں رکایا تھا۔

اس کا میلاد اور شدت ۴۰ تک ہو گرنے والا ہے جو دیلویو آرٹ، ٹکوں کے جاتے والے آرٹ اور سنگ تراشی پر مشتمل ہے جس میں آوازوں اور انہوں کا غیر متعلق میل ہے۔

وہ بالآخر بات کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں اور پھر ٹکتوں میں کھلتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "میں اپنے فن پاروں میں استھاروں اور علامات کا استعمال کرتا ہوں۔ میرے حالیہ فن پاروں میں عمارت اور لائکوں سے ٹکتوں اور علاقوں کا تاثر ملتا ہے، ان کا بڑا ہم رول ہے۔"

ان کی ٹکتوں کے سطحی کی پیٹنگوں کی جوalaئی۔ اگست ۲۰۰۷ء میں یہ مردم آرٹ گلری

نیو یارک میں "کار لینڈ" کے ساتھ نمائش کی تھی

جیسی جو کسی مفرغی بیکال میں مقابز کار پر دیکھ

پر سلسلے کا آغاز ہے اور زمانہ قدیم سے ہو کر

زمین کی ملکت کی خوشیں تاریخ کا حصہ ہے۔

"کار" کا اشارہ تو کار کی طرف ہے لیکن بندگ زبان میں

اس کے ساتھی ان کے پاٹ پیرے پر بے چینی کے آثار غارہ ہوتے ہیں۔ شاید وہ کسی جواب کے

غثیر ہوتے ہیں پھر وہ آشناں کی طرف واپس جاتے ہیں جہاں زمانے کی دورگی کی خلاش کا ایک اور

ہاپڑی تھیں۔

ڈاٹ اپنے جوالی میں مار گریں اور کنٹ چارہ لندہ لا کے قائم کر دہ مگر ہڈ آرٹ میں پیش کیا تھا۔ میں ہن

کے سرکز میں مشہور ہندوستانی آرٹ ایف جیسین نے ۲۰۰۳ء میں اس گلری کا افتتاح کیا تھا۔ اس

میں وہ سمیت پور و سن، چند رہا جا رہا، پر قول داں اور جیسیں جحمد ارکی تھیات پیش کی گئی تھیں۔

رومداؤں پیٹنگا کوکاٹ میں ایک فری انس فلم کاریں۔

اس مضمون کے تعلق اپنی رائے اس پتے پر لکھئے:



جواناہلک سماجی تصور نسب کارو



وہ جغرافیائی، انسانی اور پیشی خدا کے تعلق اپنے نظریات کا انتہا کریں گے جو اس وقت سے ان کے ذہن میں ہیں جب انہوں نے کامبون، شائقی لکھتی، مفرغی بیکال سے پیٹنگ میں ماہر کی فرست کا کام اگری لیتے کے بعد ایک آرٹ کے طور پر اپنے سفر کا آغاز کیا۔

وہ نے ابتداء کی شکست کو بطور سلط اتنا ہمال کرنا کہ تحریک شروع کیا اور انہوں نے اپنی طرف اور اپنی ترجیب سے تشویج ہونے والی پیٹنگ میں یعنی آخری لمحے سے ابتداء اور خارجی کے بجائے داخلی کی طرف عمل میں مہارت حاصل کی۔ ان کا یہ عمل شاید ان کی خلاش و تجسس کی فطرت کا مظہر ہے۔ ان کے زندگی کی مل بھی اس کا دش کی سمجھ کیے ہوئے ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ "امریکہ میں شائقین کے لئے کیوں پر کچھ پیٹنگ کرنے سے پہلے میں نیو یارک میں کچھ وقت گزارنا چاہتا ہوں۔ میں نے جیت کے مقابلے میں فروکی جس کشاکش کو دریافت کیا ہے اس میں امریکی تاثرات کی جملک آئتی ہے۔"

ابتدائی زندگی میں وہ بانی و دو کی فلموں سے اور ایکڑا ایکڑا چاری چھپتیں جیسی پیٹنگیوں اور شہری حقیق کے علمبردار مارٹن لوٹھر کنگ جو نیز چیزیں امریکی لیڈروں سے بھی متاثر ہوتے رہے۔ ۱۹۶۰ کے رسول میں نوجوانوں کی تحریکات اور جنگ و بیت نام کے خلاف ہنبوں کی وجہ سے فروکی آزادی کا تصور ان کے ذہن میں رکھا ہوا۔

ایک حالیہ پیٹنگ میں جس کا عنوان "وی اسکرین" ہے وہ نے انتہا رائے کی آزادی پر تبصرہ کیا ہے۔

وہ نے پوچھتے ہیں کہ جب آزادی کی پیٹنگی ہیں تو انتہا رائے کی آزادی کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کے ساتھیوں کے سپاٹ پیرے پر بے چینی کے آثار غارہ ہوتے ہیں۔ شاید وہ کسی جواب کے غثیر ہوتے ہیں پھر وہ آشناں کی طرف واپس جاتے ہیں جہاں زمانے کی دورگی کی خلاش کا ایک اور ہاپڑی تھیں۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔